رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ر
سہ ماہی ۴ر ۱۲

THE DAILY
ALFAZ, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ | قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۳ جون سنہ ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے البتہ سر میں چکروں کی شکایت ہے جس کا باعث کمزوری ہے ؛؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ سر میں درد کی تکلیف ہے ؛؛

آج بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں جمعیۃ فتیان الاحمدیہ اندرون شہر کا جلسہ زیر صدارت مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری منعقد ہوا۔ جس میں عہدہ داران کا انتخاب کیا گیا ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکمیل معرفت کیلئے صفت رحیمیت کے ظہور کی احتیاج

"اگر ہم اپنے تئیں دھوکہ نہ دیں۔ تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ ہم تکمیل معرفت کے لئے اس بات کے محتاج ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ذریعہ سے تمام شکوک و شبہات ہمارے دور ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل اور قدرت کی صفات تجربہ میں آ کر ہمارے دل پر ایسا قوی اثر پڑے۔ کہ ہمیں ان نفسانی جذبات سے چھوڑائے۔ جو محض کمزوری ایمان اور یقین کی وجہ سے ہمارے پر غالب آتے۔ اور دوسری طرف رُخ کر دیتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں۔ کہ انسان اس چند روزہ دُنیا میں اگر بوجہ اس کے کہ خدا شناسی کی پُرزور کرنیں اس کے دل پر نہیں پڑتیں۔ ایک خوفناک تاریکی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر دُنیا اور دُنیا کی املاک اور دُنیا کی ریاستیں اور حکومتیں اور دوستیں اس کو پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ اُس قدر عالم معاد کی لذات اور حقیقی خوشحالی کی جستجو اس کو نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی نسخہ دُنیا میں ہمیشہ رہنے کا نکلے تو اپنے مونہہ سے اس بات کے رہنے کے لئے تیار ہے کہ میں بہشت اور عالم آخرت کی نعمتوں کی خواہش سے باز آیا۔ پس اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت اور رحمت۔ اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں۔ پس حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے۔ اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں" (ایام الصلح صفحہ ۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید کے متعلق

احمدی جماعتوں کے جلسے

لاہور

زیر صدارت شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور سات بجے صبح جلسہ شروع ہوا۔ شیخ صاحب نے افتتاحیہ تقریر میں فرمایا۔ شیاطین کی افواج احمدیت کو مٹانے کے لئے جوش میں آئیں۔ تو بذریعہ تصرف الٰہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے صحیح طور پر مقابلہ کے لئے ہمارے سامنے تحریک جدید رکھی۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی نفسانی لذتوں اور دنیوی خواہشات کو ترک کر دیں۔ اور اپنی ذہنیتوں کو بدل ڈالیں سادہ زندگی اور امانت فنڈ وغیرہ کی مختلف شقوں پر بھی صاحبِ صدر نے روشنی ڈالی اور فرمایا آج دین مسکین ہے۔ آؤ ہم بھی مسکینی کی زندگی بسر کریں قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے فرمایا عقل و حکمت کے ماتحت تمدنی تغیرات میں حرج نہیں۔ لیکن اندھا دھند نقل سے اخلاقی اور تمدنی تباہی ہے۔ مغربیت کے اثر کو زائل کرنا نہائت ضروری ہے چودہری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لا نے بیکاری کی لعنت کو دُور کرنے پر دلچسپ تمثیلات کے ذریعہ روشنی ڈالی اس کے بعد چودہری عبدالکریم صاحب ڈاکٹر عبید اللہ صاحب۔ خاکسار غلام محمد اختر۔ چودہری غلام احمد صاحب ایم اے چودہری احمد جان صاحب۔ چودہری غلام رسول صاحب منشی فاضل۔ جناب شیخ مشتاق حسین صاحب۔ صوفی رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ صوفی علی محمد صاحب۔ شیخ عبدالحمید صاحب اور مولوی فضل الدین صاحب مولوی فاضل نے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے فرمایا کہ آج کا اجتماع دماغی تعیش کے لئے نہیں۔ بلکہ عملی روح پیدا کرنے کے اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ انسان میں نیکی کی توفیق بھی خدا کی دی ہوئی ہے۔ اس لئے آؤ ہم دُعا کریں۔ کہ ان مطالبات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق خدا تعالےٰ ہمیں دے۔ بغیر آستانۂ الٰہی پر گر کر دعا کرنے کے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے دعا پر ختم ہوا۔ احباب معہ اہل و عیال شریک ہوئے۔

خاکسار غلام محمد اختر سکرٹری تحریک جدید

انبالہ شہر

۳۰ مئی صبح آٹھ بجے مسجد احمدیہ انبالہ شہر میں جلسہ تحریکِ جدید منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میاں رفیق احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے مطالبہ نمبر ۷، ۸، ۹ پر میاں محمد مستقیم صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے مطالبہ نمبر ۱-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی۔ باقی تمام مطالبات پر خاکسار نے تقریر کی۔ اور احباب کو تحریکِ جدید کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ساڑھے دس بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا رات کو بچوں نے اپنا علیحدہ جلسہ تحریک جدید کے مطالبات پر کیا۔ جو بہت بارونق ہوا۔

امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

راولپنڈی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۳۰ مئی کو یوم تحریکِ جدید منانے کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں سوا معذوروں کے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں نے شمولیت فرمائی۔ اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا نے جملہ مطالبات کے متعلق مبسوط تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو مطلوبہ قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

محمد امیر امیر جماعت احمدیہ

جالندھر چھاؤنی

۳۰ مئی بصدارت جناب بابو محمد افضل صاحب جلسہ تحریکِ جدید ہوا۔ بعض افراد جماعت نے تحریکِ جدید کے انیس مطالبات کو دوہرایا۔ اور تقوےٰ اور نیکی کی طرف قدم بڑھانے اور جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ؛

سکرٹری جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی

لدھیانہ

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ لدھیانہ کا مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں بیرونجات سے بھی احباب تشریف لائے۔ مستورات بھی شریک تھیں۔ مولوی محمد حسن صاحب مولوی فاضل و مولوی برکت علی صاحب لائق نے تقریریں کیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے دوستوں نے تقریریں کیں۔

خاکسار سید صوفی محمد عبدالرحیم لدھیانہ

ملتان

۳۰ مئی۔ حسب ہدایات مرکز تحریکِ جدید کا جلسہ ہوا۔ جناب میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب آئی۔ ایم۔ ایس صدر تھے۔ جناب شیخ محمد حسین صاحب نے مطالبہ نمبر ۱ سادہ زندگی پر تقریر کی۔ پھر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے مطالبہ نمبر ۱۰ پر تقریر کی۔ ان کے بعد شیخ مختار نبی صاحب نے مطالبات نمبر ۱۳-۱۴ کو پڑھ کر سنایا۔ اور طلباء کو تعلیم کے لئے مرکز میں بھیجنے اور صاحب حیثیت لوگوں کے اپنے بچوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کرنے کی ضرورت۔ اور فوائد و برکات پر زور دیا۔ ملک شیر محمد صاحب نے مطالبہ نمبر ۶ پر چودہری عبدالرشید صاحب نے مطالبہ نمبر ۵ پر اخوند عبدالقادر صاحب ایم۔ اے نے بقیہ مطالبات ۲-۱۱-۱۲ ۱۸-۱۹ پر ایک پر جوش تقریر کی۔ آخر میں جناب ڈاکٹر میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے قرآن کریم کی بعض آیات کی تشریح فرمائی۔ اور تحریکِ جدید کے مطالبات پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کے لئے تاکید کی۔

نامہ نگار

اخبارِ احمدیہ

تمغہ اور سند مکرم ڈاکٹر فضل الدین صاحب احمدی کو جشن تاجپوشی کے موقعہ پر ہز ایکسی لنسی دی گورنر بہادر یوگنڈا (مشرقی افریقہ) نے شہنشاہ معظم کی طرف سے ایک سند اور ان کی خدمات کی قدر کرتے ہوئے ایک تمغہ دیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے۔

خاکسار رشید احمد ارشد

درخواستہائے دُعا (۱) مولوی فضل دین صاحب ماڈل سکول لاہور کی چھوٹی بچی بعارضہ نمونیہ بیمار ہے نیز ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پنشنر قادیان کی صاحبزادی چند روز سے درد گردہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہے احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ظہور الحسن قادیان (۲) مولوی غلام مصطفٰے صاحب مولوی فاضل بدوملہی کا لڑکا عبدالماجد بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ نیز میاں محمد حسین صاحب نقشہ نویس مردان کی لڑکی صدیقہ بیگم ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور ان کی والدہ صاحبہ اور ہمشیرہ صاحبہ بھی عرصہ سے بخار اور کھانسی کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالرحمٰن قادیان (۳) منشی محمد دین صاحب کلرک دفتر مینیجر الفضل کا بچہ بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں (۴) میں نے امسال انٹر میڈیٹ کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا کریں۔ اقبال اختر لکھنؤ ؛

ولادت عزیزہ زہرہ زرینہ اہلیہ ایم۔ کے عبدالرحمٰن خان صاحب ساکنہ راولپنڈی کے ہاں اللہ تعالےٰ نے گزشتہ جمعہ فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو سلسلہ احمدیہ اور اپنے والدین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

خاکسار رشید احمد ارشد

دعائے مغفرت میاں فتح دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی اور اٹھوال میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ ۳۰ مئی رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم ... قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

313

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

پشاور کا "رگھوناتھ مندر" نہ گرایا جائے

لاہور کی ایک مشہور مسجد پر سکھوں نے اپنی چند روزہ حکومت کے دوران میں قبضہ کر کے اس مقام کا نام تو شہید گنج رکھ دیا۔ لیکن مسجد کی ہیئت نہ بگاڑی۔ انگریزی حکومت قائم ہونے پر مسلمانوں نے بارہا وہ مسجد حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اور حکومت کے قانون نے مسجد پر سکھوں کا قبضہ جائز قرار دے دیا۔ اس پر مسلمان مجبوراً خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ مگر مسجد پھر بھی اپنی اصل شکل ہی قائم رہی۔ نہ معلوم سکھوں کی اس پارٹی کو جس کا مسجد پر قبضہ اور تصرف تھا۔ جولائی ۱۹۳۵ء میں کیا سوجھی کہ انہوں نے مسجد کے انہدام کا فیصلہ کر لیا۔ اور آخر باوجود مسلمانوں کی منت و سماجت اور مصالحت کے لئے انتہائی جدوجہد کے مسجد کو منہدم کر کے رکھ دیا۔

اس سے قدرتی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس لگی۔ اور ان میں غم و غصہ کی ایک زبردست لہر پیدا ہو گئی۔ اس کا جو نتیجہ نکلا۔ وہ سب کو معلوم ہے۔ کئی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔ مسلمانوں اور سکھوں میں کشیدگی بڑھ گئی۔ اور لاکھوں روپے خرچ ہو گئے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر حکومت نے پوری حکمت عملی سے کام لیا۔ اور باوجود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے صاف اور واضح وعدہ کے وہ اتنا بھی نہ کر سکی۔ کہ سکھ مسلمانوں میں مصالحت کرانے کی کامیابی یا ناکامی تک مسجد کو گرنے نہ دیتی۔ اس وجہ سے مسلمانوں کو یہ شکوہ پیدا ہوا۔ کہ مسجد اس وقت گرا دی گئی۔ جبکہ انہیں تصفیہ کا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور وہ منتظر تھے۔ کہ اس بارے میں جو بھی صورت ہو گی۔ حکومت انہیں اس سے مطلع کر دے گی۔ لیکن قضیہ کو سلجھانے کی بجائے اور زیادہ الجھانے میں اس قوم نے بھی بہت بڑا حصہ لیا۔ جس پر بوجہ اس کے کہ وہ غیر متعلق تھی۔ اور بوجہ اس کے کہ ہمسائیگی کے تعلقات رکھتی تھی۔ یہ فرض عائد ہوتا تھا۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں میں مصالحت کرانے کی پوری کوشش کرتی۔ یعنی ہندو صاحبان نے کوئی تصفیہ کرانے کی بجائے سارا زور اس بات کی حمایت میں صرف کر دیا۔ کہ جب ازروئے قانون مسجد پر سکھوں کا حق مسلم ہے۔ اور عدالت ان کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے تو پھر سکھوں کو یہ اختیار ہے۔ کہ جو چاہیں اس سے سلوک کریں۔ اس کے ساتھ ہی ہندو پریس نے زور دیا۔ کہ مسجد ضرور گرا دی جانی چاہئے۔ اور پھر جو شور شر پیدا ہوا۔ اس میں وہ سکھوں کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر مسلمانوں کے خلاف اپنا زور صرف کرتے رہے۔

اس وقت ہندوؤں کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ ہو گی۔ کہ آج جو قضیہ مسلمانوں اور سکھوں میں رونما ہے۔ اسی قسم کا ہندوؤں اور سکھوں میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن آخر ایسا وقت آ ہی گیا۔ چنانچہ پشاور کے ایک مندر کا عدالت نے سکھوں کو اسی طرح مالک قرار دے دیا۔ جس طرح شہید گنج کی مسجد کا دے رکھا ہے۔ اور سکھوں کو اختیار حاصل ہو گیا۔ کہ جس وقت چاہیں۔ اس مندر کو گرا دیں۔ اب ہندو اس بات کو بالکل بھول گئے ہیں۔ کہ جب ازروئے قانون مندر کے مالک سکھ قرار پا چکے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس مندر کو جسے رگھوناتھ کا مندر کہا جاتا ہے۔ گرا دیں تو اس سے انہیں روکنا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان کی تائید و حمایت کرنی چاہئے۔ ایک طرف تو ہندو پریس میں سکھوں سے اپیلیں کی جا رہی ہیں۔ کہ وہ مندر کو گرانے پر اصرار نہ کریں۔ کیونکہ اس سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہ ہندو مرد عورتیں ستیہ گرہ کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ بلکہ یہاں تک لکھا جا چکا ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے مرد عورتیں پشاور پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں سکھوں کی طرف سے نہ صرف وہی کچھ کہا جا رہا ہے۔ جو مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت مسلمانوں سے کہا گیا۔ بلکہ اس سے کچھ زیادہ بھی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:-

"گوردوارہ سے گورو گرنتھ صاحب ہٹا کر یہ مندر تعمیر کیا گیا ہے۔ اور سکھوں کے جذبات و حسیات کی پروا نہیں کی گئی۔ تو اب سکھ یہ کس طرح گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ گوردوارہ کو مندر رہنے دیا جائے۔ اور گوردوارہ پھر بحال نہ ہونے پائے۔ رعایت نہیں کر سکتے۔ تو ہمیں سکھوں سے انصاف تو کرو۔ جو لوگ مندر کی تعمیر کے ذمہ وار ہیں۔ ان کے ہم خیالوں نے پشاور میں اور سرحدی علاقہ میں کئی دھرم شالاؤں اور گوردواروں کو ٹھاکر دواروں اور شوالوں یا ذاتی جائدادوں میں تبدیل کرا دیا ہے۔ یہ پارٹی سکھ دھرم کی مسلمانوں سے زیادہ مخالف ہے۔ محض تعصب کی وجہ سے اس نے گوردوارہ کی جگہ مندر بنا دیا ہے۔ اور محض ضد کے لئے اب یہ گوردوارہ کو بحال کرنے کی مخالفت کر رہی ہے۔"
(شیر پنجاب ۳۰ مئی)

پھر لکھا ہے۔ "رگھوناتھ مندر درحقیقت ایک گوردوارہ کا نام ہے۔ کسی مندر کا نہیں گوردوارہ گوردوارہ ہی رہنا چاہئے۔ اور مندر مندر ہی۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سکھ اس بات پر مصر ہیں۔ کہ مندر کی بجائے گوردوارہ بنائیں۔ اور قانون نے انہیں یہ حق دے دیا ہے۔ لیکن ہم اس موقعہ پر ہندوؤں کی طرح یہ نہیں کہتے۔ کہ سکھوں کو ضرور یہ مندر گرا دینا چاہئے۔ اور قانون نے جو اختیار دیا ہے۔ اسے استعمال کرنا چاہئے۔ بلکہ ہم اس موقعہ پر بھی یہی کہیں گے۔ جو مسجد شہید گنج کے انہدام کے وقت کہا تھا۔ کہ اگر قانون ہندوؤں کا حق تسلیم نہیں کرتا۔ تو بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔ اور ان کے مندر کو گرانا نہیں چاہئے۔ کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہر مذہب و ملت کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا مسلمانوں کا خاص فرض ہے۔

اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد شہید گنج کے انہدام کے متعلق اظہار رنج کرتے ہوئے فرما چکے ہیں۔ کہ:-

"اگر کوئی مندر۔ یا گوردوارہ یا گرجا بھی گرایا جاتا۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا فرض ہوتا۔ کہ ان کے بچانے کی کوشش کرتے۔" (الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء)

پس چونکہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم اور اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ تشریح ہمارے پیش نظر ہے۔ اس لئے ہم سکھ صاحبان سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ خواہ ازروئے قانون انہیں مندر کو گرا دینے کا حق حاصل ہو چکا ہے۔ تو بھی اسے استعمال نہ کریں۔ اور مندر کو جوں کا توں رہنے دیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ سنجیدہ اور معاملہ فہم ہندو یہ خیال کریں گے۔ کہ انہوں نے ... اپنی طاقت اور قوت سے اس مندر کو بچا لیا تھا۔ اور وہ سکھوں کے تہ دل سے شکر گزار ہوں گے۔ کیا ہم امید رکھیں۔ کہ سکھ صاحبان ٹھنڈے دل سے ہماری اس گزارش پر غور کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے خطبات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

۶

خلیفہ خدا بناتا ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غیر مبایعین کے ذکر میں فرمایا تھا۔

"کیا وہ سمجھتے ہیں کہ انسانوں کے بنائے ہوئے خلیفے بھی خلیفے ہوتے ہیں؟ ہمارا اور ان کا ایک اختلاف یہ بھی تھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور اب شائد اللہ تعالےٰ انہیں یہ دکھانا چاہتا ہے۔ کہ خلیفے وہی بناتا ہے۔ انسانوں کے بنانے سے کوئی واجب الاطاعت خلیفہ نہیں بن سکتا"۔

(الفضل ۱۳ اپریل)

اس پر ڈاکٹر صاحب چیں بجبیں ہو کر سخت بدزبانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں

(۱) "بار بار یہ کہتے رہنا کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ خلیفہ خدا بناتا ہوگا تو محمد رسول اللہ صلعم کے خلیفے بناتا ہوگا۔ جن سے خلفاء کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود سے نہ کوئی خلفاء کا وعدہ ہے۔ اور نہ انہوں نے خود اپنی وصیت میں ایسا لکھا ہے پس جب حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں تو خلیفے خدا بناتا ہے کی رٹ لگانا بالکل بے معنی ہے۔"

(۲) "اگر کوئی وحی کے ذریعہ کھڑا ہو اسے تو بے شک کہیں گے۔ کہ اسے خلیفہ خدا نے بنایا۔ لیکن جو وحی کے ماتحت نہ ہو بلکہ اسباب کے ماتحت بنا ہو۔ اسے خدا کا بنایا ہوا خلیفہ نہیں کہہ سکتے ...... انسانی مداخلت کو خدائی انتخاب کہنا بالکل غلط ہے۔" (پیغام صلح ایضاً)

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک "خلیفہ خدا بناتا ہے"۔ کا سچا جملہ ان کی سمجھ سے بالا بالکل بے معنی اور سراسر غلط ہے۔ امید نہ تھی کہ یہ لوگ اس قدر کور چشمی اختیار کرلیں گے۔ سچ ہے عداوت محمود کے باعث ان کی عقل و سمجھ معمولی سے معمولی بات کے سمجھنے سے بھی قاصر ہے۔ یا سمجھنے کے بعد نفسانیت کے ماتحت اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے بیانات میں کھلا کھلا تضاد نظر آتا ہے غور کیجئے۔ اگر خدا کا بنایا ہوا خلیفہ صرف وہی ہے جو وحی کے ذریعہ سے مامور ہو۔ تو پھر ان کی اس طنزیہ عبارت کا کیا مفہوم ہے۔ کہ "خلیفہ خدا بناتا ہوگا تو محمد رسول اللہ صلعم کے خلیفے بناتا ہوگا۔ جن سے خلفاء کا وعدہ کیا تھا۔"؟ حالانکہ غیر مبایعین کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انسانی انتخاب سے خلیفہ قرار پائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی خلیفہ سابق کی تعیین سے تھی حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی خلافت بھی انسانی انتخاب سے مقرر ہوئی۔ تو کیا ڈاکٹر صاحب بتلائیں گے کہ ان کے خیال میں یہ چاروں خلفاء خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ تھے یا نہیں؟ اگر نہیں تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کا ایفا کیونکر ہوا؟ اور اگر وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ تھے۔ تو ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا سراسر غلط ٹھہرا۔ کہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہم اسی کو کہیں گے۔ جو بذریعہ وحی کھڑا ہو۔ اور جو مومنوں کے انتخاب سے خلیفہ مقرر ہو۔ اسے ہم خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء

پھر ڈاکٹر صاحب کی یہ ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کسی کو بھی خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ وہ وحی کے ذریعہ ہی کھڑا ہو۔ کیونکہ آپ لکھتے ہیں۔ "حضرت مسیح موعود سے نہ خلفاء کا وعدہ ہے۔ اور نہ انہوں نے خود اپنی وصیت میں ایسا لکھا ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں۔ تو خلیفہ خدا بناتا ہے کی رٹ لگانا بالکل بے معنی ہے۔" ہمارے نزدیک ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان از ابتدا تا انتہا غلط ہے۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خلفاء کا وعدہ ہے۔ اور یقیناً آپ نے الوصیت میں خلفاء کے وجود کا ذکر فرمایا ہے اگر ڈاکٹر صاحب کو نظر نہ آئے تو اس میں ہمارا کیا قصور؟ وعدہ خلفاء کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل کلمات کافی شاہد ہیں۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کرکے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے ... ... دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء ہے۔ تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"۔

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

اس عبارت کے جلی حروف سے صاف عیاں ہے۔ کہ "ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء" کا طریق رحمت جاری ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس طریق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے ذریعہ سے ظاہر فرمائے گا!

اہل پیغام ہم سے اختلاف کرسکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم فلاں شخص کو نہیں فلاں کو خلیفہ مانتے ہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب کی طرح انہیں یہ کہنے کا ہرگز حق نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ سے خلفاء کا وعدہ نہیں ان کا یہ کہنا صداقت اور راستبازی کا خون کرنا ہے۔ اوائل میں سارے غیر مبایعین ڈاکٹر صاحب کی طرح مطلق العنان نہیں ہوا کرتے تھے چنانچہ سبز اشتہار کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرنے کے بعد پیغام صلح جلد اول میں لکھا ہے۔

"خلفاء و آئمہ و اولیاء جو آپ کی (حضرت مسیح موعودؑ کی) اولاد میں سے ہوں گے وہ وہی ہوں گے جو قرب الہٰی اور وحی سے مخصوص ہوں گے"۔

(ضمیمہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء)

گویا وہ یہ مانتے تھے کہ خلفاء کے آنے کا وعدہ ضرور ہے۔ لیکن وہ قرب الہٰی اور وحی سے مخصوص ہوں گے گو ان کا یہ خیال درست نہ تھا کہ ہر خلیفہ کے لئے وحی سے مخصوص ہونا ضروری ہے۔ لیکن بہر صورت وہ انتہائی بے باکی سے یہ تو نہ کہتے تھے کہ "حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں"!

3/14
Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوصیّت میں خلیفہ کا ذکر

باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا - کہ الوصیّت میں خلیفہ کا ذکر نہیں - اس کا ابطال ہم پیشتر ازیں کر چکے ہیں - اور پھر کہتے ہیں - کہ اگر الوصیت میں کسی خلیفہ کا ذکر نہ تھا - تو بقول خواجہ کمال الدین صاحب جماعت احمدیہ نے اجماعی طور پر حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "**وصایا مندرجہ رسالہ الوصیّت کے مطابق**" آپ کا "جانشین اور خلیفہ" کیوں قبول کیا - اور کیوں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ؟ (بدر ۲ - جون ۱۹۰۸ء) حالانکہ حضرت مولوی صاحب رضؓ نے خلافت کے بارِ عظیم کو اُٹھانے سے قبل فرما دیا تھا کہ "وہ کون ہے - کہ بعض باتیں جو میں منواتا ہوں - وہ کسی کی مرضی کے برخلاف ہوں پس اگر تم تیار ہو کہ **میرا کہنا ہر امر میں مانو** - تو میں اسے منظور کرتا ہوں" (بدر ۲ - جون ۱۹۰۸ء)

ڈاکٹر صاحب الفاظ میں تحریف کر سکتے ہیں - سیدھی سادھی عبارت کو لگاڑ سکتے ہیں - مگر وہ جماعت احمدیہ کے اس اجماع اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے چھ سالہ دورِ خلافت کو کہاں چھپا سکتے ہیں - وہ آج ہزار بار لکھیں - کہ "حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں" لیکن کونسا دیانت دار احمدی حقائق واضح کی موجودگی میں ان کو سچا سمجھ سکتا ہے - چھ برس تک نور الدین اعظم رضؓ کے سامنے "خلیفۃ المسیح اوّل" کہتے کہتے ان لوگوں کی زبانیں خشک ہوتی رہیں - لیکن جب یہ امکان جاتا رہا کہ مولوی محمد علی صاحب یا خواجہ صاحب آئندہ خلیفہ بن سکیں گے - تو ڈاکٹر صاحب کی طرز کے آدمیوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ "حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں" کیا راستبازوں کا یہی شیوہ ہوا کرتا ہے ؟ کیا ایمانداری کا یہی تقاضا ہے ؟

حضرت مسیح موعود کے خلفاء کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا بیان

ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کی تغلیط کے لئے کہ "حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں" میں خود مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور بیان پیش کرتا ہوں - مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ اور شیخ رحمت اللہ صاحب - اور خواجہ کمال الدین صاحب - اور ہر دو ڈاکٹر صاحبان ۱۹۱۰ء کے آخر میں قادیان میں ان کے مکان کی طرف جا رہے تھے - تو :-

"رستہ میں میں نے کہا - کہ ہمارے کوئی خیالات ایک دوسرے سے مخفی نہیں - یہاں خلافت کے متعلق چہ میگوئیاں ہوتی ہیں - کیا آپ میں سے کسی کے دل میں یہ خواہش ہے - کہ وہ خلیفہ بنے - سب نے کہا - ہرگز نہیں - میں نے کہا - میرا دل بھی اس خواہش سے بالکل پاک ہے . . . . ہم نے **میاں صاحب کو صاف کہدیا کہ ہمیں ان کے حضرت مولوی صاحب کا جانشین ہونے پر کوئی اعتراض نہیں** - البتہ جو امر پبلک طور پر طے ہو - وہ سب کے اتفاق سے طے ہوئے" (رسالہ حقیقتِ اختلاف صلہ)

اس اقتباس سے ظاہر ہے - کہ غیر مبائعین کے ان اکابر نے اس وقت تک یہ نہ جانا تھا کہ "حضرت مسیح موعود کے خلفاء کا وجود ہی کوئی نہیں" اگر وہ جانتے تھے - تو انہوں نے از راہ منافقت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو "خلیفۃ المسیح" تسلیم کیا - اور پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے بھی جا کر صاف کہہ دیا - کہ ہمیں ان کے حضرت مولوی صاحب کا جانشین ہونے پر کوئی اعتراض نہیں - کیا اندریں حالات یہ لوگ مذہبی راہ نما بننے کے قابل تھے - اس عبارت سے جس طرح یہ واضح ہے - کہ وہ لوگ ان دنوں آئندہ خلفاء کا بھی وجود مانتے تھے - اسی طرح یہ بھی ثابت ہے - کہ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو "خلیفۃ المسیح الثانی" ماننے میں بھی کوئی عذر نہ تھا - بعد میں وہ ذاتیات کے باعث سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کی دشمنی کے باعث ڈاکٹر صاحب کے ہم نوا بن گئے :-

ابدی صداقت

اب جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خلفاء کا وعدہ بھی موجود ہے - خود آپ نے المنارۃ البیضاء والی حدیث کے ضمن میں **یسافر خلیفۃ من خلفائہ** فرمایا ہے - اور الوصیت کے مطابق جماعت کے اجماع سے انتخاب خلیفہ بھی موجود ہے اور چھ برس تک اس کی خلافت کا تحریری و تقریری اعتراف بھی موجود ہے - غرض جبکہ یہ سب کچھ موجود ہے - تو یہ بات طے ہو گئی - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کا وجود ہے - اور ان کے وجود کا انکار سفسطہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا - اب آیئے - فقرہ "خلیفے خدا بناتا ہے" کی تحقیق کریں -

ڈاکٹر صاحب کو اس بات سے بہت ناراضگی ہے - لیکن افسوس ! کہ وہ اس بات کو دانستہ فراموش کر رہے ہیں کہ منکرین کے اظہارِ غضب سے حقائق تبدیل نہیں ہوا کرتے - ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھی خوش ہوں - یا ناراض مگر یہ ایک ابدی صداقت ہے - کہ خلیفے خدا بناتا ہے - کوئی انسان نہ خلیفہ بنا سکتا ہے - اور نہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو معزول کر سکتا ہے - قرآنی نص **لیستخلفنّھم** ہر زمانہ میں اپنی صداقت کا اظہار کرتی ہے - اور خلفاء نے بالعموم - اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بالخصوص اپنے خون کے قطرات تک سے اس امر کو واضح کر دیا - کہ خلیفہ خدا بناتا ہے - اور کوئی انسان خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو معزول نہیں کر سکتا - یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت رائگان جاتی - اگر مسلمانانِ عالم اس سے اتنا بھی سبق نہ لیتے - کہ خلیفے خدا بناتا ہے - آہ - ڈاکٹر صاحب جوشِ غیظ و غضب میں اتنی بڑی حقیقت کو پاؤں تلے روندنا چاہتے ہیں :-

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا حملہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل پر

ڈاکٹر صاحب اس اظہارِ حقیقت کو رٹ لگانا سمجھیں - بے معنی کہیں - غلط بتائیں - بہر حال یہ ان کی کوتاہ بینی ہے - جانتے ہو - ان مغلظات کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب کس کو بُرا بھلا کہہ رہے ہیں - وہ ان کلمات میں ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو جھٹلا رہے ہیں - کیونکہ سلسلۂ احمدیہ میں سب سے پہلے جس مقدس انسان نے یہ جملہ بیان کیا ہے - اور اس حقیقت کو بکرات و مرات واشگاف کیا ہے - وہ جماعتِ احمدیہ کا صدیقِ اکبر نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہی تھا :-

۱۲ - جنوری ۱۹۱۲ء کو تقریر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا :-

"مجھے اگر **خلیفہ بنایا ہے - تو خدا نے بنایا ہے - اور اپنے مصالح سے بنایا ہے - خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی** اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا - اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا - تو وہ مجھے موت دے دے گا - تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کر دو - تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے - میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں - جھوٹا ہے **وہ شخص جو کہتا ہے - کہ ہم نے خلیفہ بنایا ہے**" (الحکم ۲۱ - جنوری ۱۹۱۲ء)

پھر اسی سال کے وسط میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ نے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں جو پُر شوکت لیکچر دیا - اس میں فرمایا :-

"خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں - تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے - نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے - اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے - میں جب مر جاؤں گا - تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو **خدا چاہے گا** - اور خدا اس کو آپ کھڑا کریگا تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے۔ .... تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو میرے پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کریگا۔"

(بدر ۱۱ر جولائی ۱۹۱۲ء)

اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں بھی اپنی وفات سے صرف تین ہفتہ پیشتر ۱۲ر فروری ۱۹۱۴ء کو جو کلمات طیبہ فرمائے ہیں۔ وہ جماعت احمدیہ کے لئے طوفان اختلاف میں روشنی کا مینار ثابت ہوئے۔ آپ نے فرمایا:-

"خلیفے اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(پیغام صلح ۲۴ر فروری ۱۹۱۴ء)

ہمارے بچھڑے ہوئے غیر مبایع بھائیو! خدارا سوچو کہ "خلیفے خدا بناتا ہے" کس کا فقرہ ہے؟ کونسا پاک وجود تھا۔ جس نے اپنی خلافت کے چھ برس میں اسی حقیقت کو متواتر و پیہم بیان کیا؟ کیا اس کے بیان میں کوئی مبہم پہلو تھا؟ سچ سچ وہ خدا کا مقدس اس کے مسیح کا پیارا اور جماعت احمدیہ کا آقا نور الدین اعظم تھا۔ مگر آہ! آج ڈاکٹر بشارت احمد ایسا انسان جو نور الدین اعظم کی جوتیوں کی خاک کے برابر بھی نہیں۔ اسی "پیغام صلح" میں جس میں ۲۳ برس قبل سیدنا نور الدین اعظم کے یہ پاکیزہ کلمات جلی حروف میں شائع ہوئے تھے۔ بڑی دیدہ دلیری سے لکھتا ہے۔ کہ یہ بے معنی اور بالکل غلط ہے۔ اور سمجھ کے خلاف امر ہے۔ غیر مبایع دوستو! کیا تم میں کوئی ایسا غیور انسان نہیں جو ڈاکٹر صاحب کو اس بے باکی سے روکے۔ اور انہیں بتا دے۔ کہ اسے نور الدین اعظم کے بلند مرتبہ کا پاس ہے بھلا جانتے ہو سیدنا نور الدین اعظم کون تھا؟ ہاں وہی جس کے احسان سے جماعت کے تمام افراد کی گردنیں خمیدہ ہیں۔ ہاں وہی جو مسیح پاک کا کامل عاشق تھا۔ اس کی ایسی توہین! اس کے کلمات مقدسہ کی یہ تحقیر! کیوں نہ وہ قلم ٹوٹ گیا۔ جس نے یہ توہین کی اور کیوں نہ وہ کاغذ جل گئے۔ جنہیں اس تحقیر کا حامل بنایا گیا۔ اے خدا تو گواہ رہ کہ ہم تیرے پیارے کی اس ہتک سے بیزار ہیں اور ہر سچا احمدی اس ہتک کنندہ پر ہزار نفرین بھیج رہا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت پر ۲۳ برس گزر گئے۔ اہل پیغام نے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ کہ اس خلافت کو ناکام ثابت کریں۔ مگر تاریخ گواہ ہے۔ کہ وہ اپنی ساری لیاقتوں۔ علمی قابلیتوں اور منصوبہ بازیوں کے باوجود خائب و خاسر رہے۔ اس خلافت کو کامیابی کے بعد کامیابی اور ترقی کے بعد ترقی حاصل ہوتی گئی۔ کیا اب بھی کوئی دانشمند اس میں شبہ کر سکتا ہے۔ کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ اور ہمارے آقا سیدنا حضرت محمود رضی اللہ عنہ کو اسی نے خلیفہ بنایا۔ اوائل میں غیر مبایعین لکھا کرتے تھے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے) خود فرمایا:- "میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائے گا" ہم کب کہتے ہیں۔ کہ خدا نہیں بنائے گا۔ مگر جن کو خدا خلیفہ بناتا ہے۔ ان کو علم لدنی سے حصہ وافر دیتا ہے۔ ان کو اپنے قرب سے ممتاز کرتا ہے۔ ان کو تمام کے لئے خیر محض بناتا ہے۔" الخ

(پیغام صلح ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء)

گویا ان دنوں وہ یہ کہتے تھے۔ کہ بے شک حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور آئندہ بھی خدا ہی بنائے گا۔ اور وہ تعجب سے پوچھا کرتے تھے۔ کہ "ہم کب کہتے ہیں کہ خدا نہیں بنائے گا۔" مگر آج ڈاکٹر صاحب اس جملہ پر آگ بگولہ ہو رہے ہیں۔ اور اسے درشت کلامی کی غلاظت سے چھپا دینا چاہتے ہیں۔

خلافتِ ثانیہ کی حقانیت

ہمیں بجا فخر ہے کہ ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی سے حصہ وافر عطا فرمایا۔ ان کو اپنے قرب سے ممتاز کیا۔ اور ان کو بجز متمردین کے سب کے لئے خیر محض بنایا ہے۔ ان کی نصرت فرمائی۔ اور روحانی تربیت کی۔ اور ہر دقیق سے دقیق اعتراض کا خود جواب سکھایا۔

ومن شاء فلیجرّب والتجربۃ

أصدق برهانٍ

تقوےٰ شعار انسان کے لئے خلافت ثانیہ کی حقانیت پر بیسیوں شواہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور آپ کی تحریرات میں موجود ہیں۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے متعدد مرتبہ اشارتاً اور تصریحاً اس امر کو بیان فرمایا۔ خلافت کے بعد سب سے پہلی تقریر میں آپ نے فرمایا:-

"میں چاہتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔"

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

پھر مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:- "۱۹۱۱ء میں جو وصیت آپ نے لکھوائی تھی۔ اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی۔ اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔"

(حقیقت اختلاف صفحہ ۶۹)

کیا اس گواہی سے ظاہر نہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عقیدہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ہر زمانہ میں ایک خلیفہ ضروری ہے۔ اور آپ نے تصریحاً سیدنا حضرت محمود اعزہ اللہ کا نام بھی تحریر کر دیا تھا۔ پھر آپ نے ۱۹۱۳ء کی وصیت میں بھی اپنے بعد ایک جانشین کا ارشاد فرمایا اور وہ جماعت کے انتخاب کی رو سے حضرت محمود ایدہ اللہ الودود تھے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے لکھا تھا۔

"اس میں شک نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک جانشین کے لئے وصیت فرمائی۔ مگر کیا ضروری نہ تھا کہ قوم کے مشورے سے ایسا جانشین منتخب کیا جاتا۔"

(پیغام ۱۶ اپریل ۱۹۱۴ء)

غیر مبائع بھی عجیب قسم کے لوگ ہیں۔ ایک طرف قوم کے مشورے سے منتخب ہونے والے کو خدا کا قائم کردہ خلیفہ نہیں مانتے اور دوسری طرف قوم کے مشورے سے انتخاب پر زور دیتے ہیں۔ اور عجیب تر یہ کہ قادیان میں موجود احمدیوں کی غیر معمولی اکثریت خلافت ثانیہ کی تائید کرتی ہے۔ مگر پھر بھی ان کے نزدیک قوم کے مشورے سے یہ انتخاب نہیں ہوا۔ یعنے ان کے منشار کے مطابق نہیں ہوا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے خلفار کو قدرت ثانیہ کا ظہور قرار دیا ہے۔ اس لئے ان کے انتخاب اور ان کے کارناموں میں آسمانی ہاتھ نظر آتا ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ کہنا بالکل بجا اور درست ہے۔ کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ یہ حقیقت ہے جس پر قرآن مجید۔ حضرت مسیح موعود کے الہامات احادیث۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تصریحات۔ اور تاریخی واقعات دلالت کر رہے ہیں۔ اس حقیقت کا انکار آفتاب نیم روز کا انکار ہے۔

خاکسار ابو العطا جالندھری

تلاش

میاں غلام حسن صاحب احمد پوری کے لڑکے میاں فضل حق صاحب عمر قریباً ۲۸ سال قد چھوٹا رنگ گورا پیشہ درزی عرصہ قریباً ۵ سال سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ پہلے وہ صوبہ سی۔ پی شہر کھنڈوا بدھوارا بازار میں درزی کا کام کرتے تھے عرصہ سے خط و کتابت بند ہے۔ جس سے ان کے والدین سخت تشویش میں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا علم ہو تو مہربانی کر کے ان کے والد صاحب کو مطلع فرما دیں۔ [illegible]
[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں تبلیغ اسلام

ایک مستشرق یہودی سے عربی میں گفتگو

ایام زیر رپورٹ میں خاکسار اور برادرم عبدالعزیز صاحب Society for Promoting the Study of religions. میں گئے۔ وہاں ڈاکٹر اے ایس یہودا کا جو یہودی المذہب اور مستشرق ہیں۔ "اسرائیلی نبیوں" کے موضوع پر لیکچر تھا۔ انہوں نے لکھا ہوا پرچہ پڑھا۔ اس کے بعد سوال وجواب کے لئے موقعہ دیا گیا۔ انہوں نے کہا میں عربی جانتا ہوں۔ اس لئے میں نے عربی میں یہ سوال کیا۔ کہ حضرت موسیٰ کے بعد پے در پے نبی آئے۔ لیکن مسیح علیہ السلام کے بعد یہ سلسلہ کیوں منقطع ہو گیا۔ کیا اس کی یہ وجہ نہیں ہے۔ جو حضرت مسیح نے بتائی تھی۔ کہ چونکہ انہوں نے میرا انکار کیا ہے۔ اس لئے آسمانی بادشاہت ان سے چھین لی جائیگی۔ اور ایک دوسری قوم کو دیدی جائے گی۔ جو اپنے وقت پر پھل دے گی۔ زمانہ نے اس کی تصدیق بھی کردی۔ چنانچہ ان کے بعد یہود سے کوئی نبی مبعوث نہ ہوا۔ اور دوسری قوم بنی اسمٰعیل سے حضرت موسیٰؑ کی مانند نبی مبعوث ہوا۔ اگر یہ وجہ درست نہیں ہے۔ تو کیا آپ اصل وجہ یہود سے انقطاع نبوت کی بتا سکتے ہیں۔

وہ چونکہ عربی جلدی نہیں بول سکتے تھے۔ اور درحقیقت ان کے لئے اس سوال کا جواب دینا بھی مشکل تھا انہوں نے کہا میں اس کا پھر جواب دونگا اختتام جلسہ پر بھی انہوں نے جواب دینے سے گریز کیا۔ اور کہا کہ کسی وقت میرے مکان پر آکر تبادلہ خیالات کریں عربی بولنے کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ ایک دو نے بعد میں گفتگو بھی کی۔ اور ایک پادری کو میں نے سوال بتایا۔ تو وہ کہنے لگا۔ نہایت معقول سوال ہے۔ ہم دوسری قوم سے مراد برٹش وغیرہ سمجھتے ہیں۔ لیکن بنی اسمٰعیل اس سے مراد ہونا قرین قیاس ہے۔ بہرحال میں اس پر غور کروں گا۔ میں نے کہا حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق پیدائش میں یہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا کہ میں اسمٰعیل کو بھی ایک قوم بناؤں گا۔ وہاں بھی Nation کا لفظ ہے۔ اور حضرت مسیح کے قول میں بھی Nation. ہی مذکور ہے۔

ڈاکٹر یونٹاف سے گفتگو

ڈاکٹر ریورنڈ پال یونٹاف بی ڈی۔ ڈی۔ سے بھی مذکورہ بالا سوسائٹی میں ملاقات ہوئی۔ جب میں نے عربی میں سوال کیا۔ تو وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ میں نے بھی عربی میں قرآن پڑھا ہوا ہے۔ اس وقت چونکہ ایک اور پادری سے گفتگو شروع ہو گئی۔ اس لئے ان سے گفتگو نہ ہو سکی بعد میں انہیں فون کے ذریعہ دارالتبلیغ میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ تشریف لائے۔ اور دو گھنٹہ تک ان سے گفتگو ہوئی۔ گفتگو زیادہ تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائبل میں پیشگوئیاں اور انجیلوں کی حیثیت پر ہوئی۔ انہوں نے کہا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی سچا مانتا ہوں۔ اور عیسائیت کو بھی قرآن پر بھی ایمان لاتا ہوں اور انجیل پر بھی۔ میں نے کہا معاف فرمائیں درحقیقت یہ قول عدم تفکر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ سچا ماننے کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ وہ جو تعلیم لائے ہیں۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ مثلاً آپ انجیل کی رو سے مانتے ہیں۔ کہ مسیح صلیب پر مر گئے۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ وہ نہیں مرے۔ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ مسیح کی صلیبی موت سے انکار کیا جائے۔ وہ اس بات کو فوراً سمجھ گئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ مسیح کی الوہیت کا اس رنگ میں کہ وہ علیحدہ مجسم خدا تھے۔ میں قائل نہیں لیکن اس لحاظ سے کہ مسیح میں خدا کی کامل تجلی ہوئی۔ اور ان کے دل میں خدا کا نور اترا۔ اور وہ لوگوں کے لئے کامل نمونہ تھے۔ میں ان کی الوہیت کا قائل ہوں۔ میں نے کہا دل میں خدا کے نور اترنے کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کہ سورج کی شعاع شیشہ پر پڑتی ہے۔ اور اس کا عکس دوسری چیز پر پڑ کر اسے روشن کر دیتا ہے۔ لیکن اس عکس کو سورج کہدینا غلطی ہے۔ اسی طرح جتنا کسی شخص کا قلب صاف ہو گا۔ اسی قدر وہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا مورد ہو گا۔ اور خدا کے نور سے منور ہو گا۔ لیکن اس نورانی پرتو کو جو قلب صافی پر پڑتا ہے۔ خدا کہنا درست نہیں ہے۔ نیز کامل تجلی کا مورد اور کامل نمونہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ نہ کہ مسیح علیہ السلام چنانچہ میں نے دونوں کا تفصیل سے مقابلہ کر کے دکھایا۔ آخر میں انہوں نے کہا "I admire you that you have vast Knowledge of the Bible." یعنی میں آپ کی تعریف کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بائیبل کی خوب واقفیت ہے انہیں تحفہ شہزادہ ویلز کتاب مطالعہ کے لئے دی گئی۔

اسی طرح ایک نوجوان مسٹر ایچ ہیسٹ سے ایک سوسائٹی میں ملاقات ہوئی۔ پھر انہیں دارالتبلیغ میں بلایا درد صاحب نے اسے بتایا۔ کہ آج تمام دنیا اس امر کے لئے بیتاب ہے کہ کوئی ایسا وجود ہونا چاہیئے جو لوگوں کی رہنمائی کرے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ اس کے بعد میں نے انجیل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کے متعلق حوالجات بتائے۔

نئے احمدی

ایام زیر رپورٹ میں مسز بریڈ شاہ لندن سے مس نصیرہ جنیکس کے ذریعہ اور مسز ریڑارے ہیٹنگ سے حضرت مولوی شیر علی صاحب سے لمبی خط و کتابت کے بعد داخل سلسلہ ہوئی ہیں اللہ تعالےٰ دونو کو استقامت عطا فرمائے۔ خاکسار جلال الدین شمس

موصیان وعہدہ داران کی توجہ کیلئے اعلان

۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر فرمائی جس میں ارشاد فرمایا کہ علاوہ حصہ جائداد کے حصہ آمد کی وصیت بھی دوستوں کو کرنی چاہیئے۔ اس تقریر سے متاثر ہو کر بہت سے موصیوں نے حصہ آمد کی وصیتیں کیں مگر کچھ حصہ موصیوں کا ایسا باقی ہے جس نے باوجود آمدنی رکھنے کے حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ کچھ عرصہ کے بعد مشاورت ۱۹۳۵ء میں حصہ آمد کی وصیت کے متعلق کافی بحث کے بعد حضور نے فیصلہ فرمایا۔ کہ ہر موصی کو جو علاوہ جائداد کے کوئی اور ذریعہ آمدنی رکھتا ہو۔ ضرور حصہ آمد کی وصیت کرنی چاہیئے یعنی ایسے موصی کے لئے حصہ آمد کی وصیت کرنی ضروری ہے۔ اس فیصلہ کے بعد بہت موصیوں نے ادائگی حصہ آمد کے متعلق لکھ دیا۔ مگر ابھی تک بعض موصی ایسے ہیں۔ جن کو علاوہ اور جائداد کے اور آمدنی بھی ہے۔ مگر انہوں نے ابھی تک حصہ آمد دینا شروع نہیں کیا فرداً فرداً تو ایسے دوستوں کو خطوط لکھے گئے ہیں مگر اب بذریعہ اعلان عہدہ دار جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس وقت تک جن موصیوں نے حصہ آمد ادا کرنا شروع نہیں کیا۔ انہیں خاص طور پر توجہ دلا کر حصہ آمد وصول کیا جائے۔ جو موصی صاحبان باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی حصہ آمد ادا نہیں کرتے۔ اُن کے نام اپنی رپورٹ کے ساتھ دفتر ہذا میں بھیجدئے جائیں تاکہ ان کے نام مجلس میں پیش کر کے مناسب کارروائی کی جائے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بوڈاپسٹ (ہنگری) کی ایک مشہور سوسائٹی میں احمدی مجاہد کا لیکچر

اسلام نے ہی عورت کو سوسائٹی میں باعزت مقام دیا ہے

بوڈاپسٹ ہنگری کا دارالسلطنت ہے اس کی ایک مشہور سوسائٹی English speaking Circle کے اپریل کے پروگرام میں خاکسار کے دو لیکچر رکھے گئے۔ اخبارات میں یہ پروگرام بہت عرصہ قبل شائع ہو چکا تھا۔ چنانچہ ۱۵ ار اپریل کو پہلا لیکچر خاکسار نے دیا۔ جس کا عنوان تھا۔ کہ اسلام نے دیگر مذاہب اور سوشل قوانین کے مقابلہ میں عورت کو کیا حیثیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے لیکچر کو غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔

لیکچر سے تین چار روز قبل انفلوئنزہ کے حملہ سے میں بیمار ہو گیا۔ جب کہ مضمون مکمل نہ ہوا تھا۔ اور مجھے یہ خطرہ پیدا ہوا کہ شائد میں اس روز لیکچر دینے کے قابل نہ ہو سکوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے غیب سے تائید فرماتے ہوئے۔ عین اس روز جب کہ میرا لیکچر تھا۔ طبیعت کو بہت بہتر بنا دیا۔ اور توفیق عطا فرمائی کہ مضمون مکمل کر کے میں لیکچر دے سکوں۔

روم میں عورت کی حیثیت

رات ۹ بجے لیکچر تھا اور خاکسار برادرم ایاز صاحب اور مسٹر اربان مصطفےٰ (orban mustafa) کی معیت میں اس جگہ پہنچا۔ سب سے اول قدیم رومن لا کے حوالجات دیتے ہوئے خاکسار نے بتلایا کہ روم میں عورت کو جو پوزیشن دی گئی وہ بہت گری ہوئی تھی۔ مرد کو عورت پر تمام قسم کے اختیارات حاصل تھے۔ اور وہ بالکل اسی طرح مرد کی ملکیت سمجھی جاتی تھی۔ جس طرح جانور یا دیگر گھر کی اشیاء اس کی ملکیت تھیں ابتداء وہ اپنے والد یا بھائیوں کے ماتحت اس طرح ہوتی۔ کہ وہ جس شخص کو چاہتے دے دیتے۔ شادی کے بعد خاوند کے ماتحت ہوتی اور وہ اس کو اس کی بد چالی کی وجہ سے قتل تک کرنے کا مجاز ہوتا تھا۔ بیوی کی جائیداد اور سامان شادی کے بعد خاوند کا ہو جاتا۔ سوسائٹی میں وہ کسی عہدہ پر فائز نہ کی جا سکتی۔

اس کے علاوہ روم میں شادی کی ایک اور قسم بھی تھی۔ عورت اور مرد کی صرف اتنی خواہش پر کہ وہ خاوند اور بیوی کے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں شادی ہو جاتی تھی۔ اس صورت میں مرد کو عورت پر کوئی حق حاصل نہ ہوتا تھا۔ نہ ہی مرد عورت کے اخراجات کا قانوناً ذمہ دار ہوتا تھا۔ یہ شادی ہر وقت اور ہر آن کسی ایک کی اس خواہش پر کہ وہ اکٹھے نہیں رہنا چاہتے منقطع ہو جاتی۔ اس قسم کی شادی میں ایک عجیب اجازت یہ تھی۔ کہ اگر مرد اور عورت ایک سال تک اکٹھے رہیں۔ تو پھر مرد کو عورت پر وہ مالکانہ حقوق حاصل ہو جاتے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر عورت اس سے بچنا چاہتی تو اس کے لئے ضروری ہوتا کہ سال میں کم از کم تین دن وہ مرد کے گھر سے باہر رہے۔ اس صورت میں خاوند کو بیوی پر کوئی اقتدار حاصل نہ ہوتا

یونان میں عورت کی حیثیت

روم کے بعد یونان کی طرف آتے ہوئے بتلایا کہ اس جگہ بھی عورت کی پوزیشن ویسی ہی بلکہ اس سے بھی بدتر تھی۔ لڑکیوں کو شادی کے لئے فروخت کرنے کی رسم عام تھی۔ مرد کے عورت پر اقتدارانہ حقوق کو تسلیم کیا جاتا تھا عورت کو گھر کے اندر ایسے حصہ میں رکھا جاتا۔ جہاں اجنبی نہ پہنچ سکیں اور پبلک جلسوں میں وہ شامل نہ ہو سکتی تھی۔ بلکہ Sparta میں تو عورت کی اس قدر گری ہوئی حالت تھی۔ کہ اگر ایک عورت خرابی صحت کی وجہ سے تندرست بچے نہ پیدا کر سکتی تو گورنمنٹ کے قانون کے مطابق اس کو قتل کر دیا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورتوں کی تعداد اس قدر کم ہو گئی۔ کہ ایک ایک عورت کے کئی کئی خاوند ہوتے۔ اسی طرح یہ بھی حکم تھا۔ کہ وہ مرد جو تندرست بچے نہ پیدا کر سکیں اپنی بیویاں مضبوط مردوں کو دے دیں تاکہ ملک کے لئے مضبوط سپاہی پیدا کئے جا سکیں۔

(ہسٹری آف یورپ مارل صفحہ ۳۰۶-۳۰۶ مصنف Lecky)

بدھ مذہب اور عورت

یونان کے بعد بدھ مذہب کی طرف آتے ہوئے بتلایا۔ کہ اول تو گوتم بدھ کا اپنی بیوی اور بچوں کی مصیبت میں نروان نہ حاصل کر سکنا بتلاتا ہے۔ کہ عورت کو مذہب میں مساوی حق نہیں دیا جاتا اور ویسے بھی بدھ مذہب کی تعلیم جس کا منتہا نروان حاصل کرنا ہے اور خواہشات کا مار دینا۔ ان دونوں کا حصول عورت کی موجودگی میں ممکن نہیں سمجھا جاتا اس کے لئے بدھ نے مجرد رہنے کی تعلیم دی ہے۔ اس کے بعد May oung جو ایک مشہور بدھ مصنف ہے۔ اس کی کتاب کے حوالجات کو نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ بدھ مذہب میں ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ کہ چچا اور بھتیجی۔ خالہ اور بھانجا سوتیلے بھائی اور بہن۔ بلکہ بعض جگہ حقیقی بھائی اور بہن کی شادی ہو گئی۔ برما میں شاہی خاندان کے لوگ اپنے خاندان کو دوسرے خاندان سے نہ ملانے کی خواہش میں ایسی حرکات کا ارتکاب کرتے رہے۔ اور یہ ایسی مثالیں ہیں۔ جو ہر سوسائٹی میں ذلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

ہندو مذاہب میں عورت کی حیثیت

ہندو مذہب کی طرف آتے ہوئے منو کے کثرت سے حوالہ جات پیش کر کے بتلایا کہ اس کی تعلیم روم اور یونان میں عورت کی حیثیت سے ملتی جلتی ہے عورت زندگی کے کسی دور میں بھی آزاد نہیں قرار دی گئی۔ شادی سے قبل والدہ کے ماتحت۔ شادی کے بعد خاوند کے اور بیوہ ہونے کی صورت میں لڑکوں کے ماتحت ہے۔ اس کو تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر خاوند برا ہے عیاش ہے حقوق ادا نہیں کرتا تب بھی دیوتا کی طرح اس کی اطاعت کرو (منو ۵: ۱۵۴) اسی طرح یہ بھی ہے۔ کہ مرد کو اپنی والدہ یا بیٹی کے پاس اکیلا نہیں بیٹھنا چاہئے۔ کیونکہ انسانی جذبات غالب ہوتے ہیں۔ (منو ۲: ۲۱۵) اس کے علاوہ بچپن کی شادی کو پسندیدہ قرار دیا ہے بیوہ کی شادی کو ناپسندیدہ کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں میں بیوی کو خاوند کے فوت ہونے پر اس کے ساتھ ہی جلنا پڑتا تھا۔ طلاق ہندو مذہب میں مفقود ہے۔ اور ورثہ کے حقوق میں عورت کے حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے

عیسائیت اور یہودیت میں عورت کی حیثیت

بائیبل سے متعدد حوالہ جات نقل کرتے ہوئے بتلایا کہ حوا کے گناہ کے عوض تمام عورتوں کو اس کی سزا بھگتنی پڑ رہی ہے آدم کو اس لئے سزا دی گئی کہ اس نے بیوی کی بات مان لی۔ بائیبل مرد کی عورت پر قوت اور طاقت تسلیم کرتی ہے۔ کیونکہ آدم پہلے پیدا ہوا اور پھر عورت سینٹ پال نے اپنے خطوط میں یہ لکھا ہے۔ کہ عورت کو سنورنا نہیں چاہئے۔ نہ زیورات پہننے چاہئیں۔ نہ عمدہ لباس۔ گرجا میں اس کو بولنے کی اجازت نہیں۔

عیسائیت کی اس تعلیم پر Lecky اور Wester marck جیسے مصنفین نے جو دردناک نقشہ عورت کی مظلومیت کا کھینچا ہے۔ وہ پڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنایا۔ اور اس کے علاوہ M ... نے جو کچھ عورت کے متعلق بائیبل کی پوزیشن کا ذکر کیا ہے۔ اور جس سخت لہجہ میں اس کو بھیانک اور گھناؤنا قرار دیا ہے۔ وہ پڑھکر سنایا جس کا بہت گہرا اثر ہوا۔

اسلام میں عورت کی حیثیت

یہ سب کچھ واضح کرنے کے بعد اسلام کی طرف آتے ہوئے اسلام سے قبل عرب کی حالت اور عورت کو جس نگاہ سے سوسائٹی میں دیکھا جاتا تھا۔ بیان کرکے بتلایا۔ کہ عورت کی یہ حالت تھی۔ جب کہ عرب میں خدا کا رسول اس کی مدد کو آیا۔ اور اس نے ایسی تعلیم دی کہ جس کا مقابلہ کوئی مذہب کوئی قانون۔ کوئی تہذیب اور کوئی تمدن نہیں کرسکتا قرآن کریم کی آیات کے انگریزی ترجمے سناتے ہوئے بتلایا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے عورت کو مرد کی تسکین کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور مرد اور عورت میں محبت پیدا فرمائی۔ اور فرمایا کہ تم ان کو اسی طرح ورثہ میں سے حق دو جس طرح تم خود لیتے ہو۔ ان کے اموال پر ان کی اجازت کے بغیر قبضہ نہیں کرسکتے۔ اگر کسی نے اپنی بیوی کو رقم دی ہو۔ تو اس میں سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرنے کا مرد کو حق نہیں۔ اس طرح عورت کے حقوق کو محفوظ رکھتے ہوئے مرد کو اسپر قبضہ کرنے سے روکدیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے تراجم سناتے ہوئے بتلایا کہ آپ نے فرمایا "تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے"۔ پھر آپنے فرمایا کہ "جنت تمہاری ماؤں کے پاؤں تلے ہے"۔ فرمایا "ہر ایک تم میں سے حکمران ہے۔ اور اپنی رعیت کے متعلق اس سے سوال کیا جائیگا ..... بیوی اپنے خاوند کے گھر کی ملکہ ہے۔ اور اپنے بچوں پر حکمران ہے اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔" فرمایا "ایک نیک عورت اپنے خاوند کیلئے بہترین خزانہ ہے"۔ فرمایا "مسلم کو اپنی بیوی کے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہئیے۔ اگر وہ اس کے کسی ایک نقص کیوجہ سے اس پر ناراض ہے۔ تو اس کو چاہئیے۔ اس کی دوسری خوبی کو دیکھکر خوش ہو"۔ فرمایا۔ "جتنا زیادہ مہربان اور اچھا سلوک ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اپنے دین میں کامل ہے"۔ فرمایا "بیوہ کی شادی اس سے مشورہ کئے بغیر نہ کرو۔ نہ ہی باکرہ کی شادی اس کی اجازت کے بغیر"۔ فرمایا "عورتوں سے انکی لڑکیوں کے متعلق دریافت کرلیا کرو"۔ فرمایا "عورتوں سے حسن سلوک کی ایک دوسرے کو تلقین کرتے رہو تم کو انپر کوئی اقتدار حاصل نہیں ..... ان کو تمپر بعض حق حاصل ہیں۔ اور اسی طرح تم کو ان پر"۔ فرمایا "بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی خیرات ہے"۔

اس قسم کی متعدد احادیث سناکر بتلایا کہ انکی نظیر کسی اور مذہب میں اگر ہے تو دکھلاؤ ورنہ اعتراف کرو۔ کہ اسلام کی تعلیم سب سے اعلےٰ اور فائق ہے۔

لیکچر کا اثر

لیکچر کو ختم کرتے ہوئے میں نے دعوت دی کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو بخوشی کرسکتا ہے۔ بجائے اس کے کہ کوئی اعتراض کرتا۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا عجیب اثر لیکچر کا کیا۔ کہ ہر ایک اسلامی تعلیم کی خوبی کا معترف ہوگیا۔ ایک ادھر سے ایک ادھر سے۔ غرض سب اطراف سے شکریہ کے ریمارکس ہی کئے گئے۔ اور لوگوں نے اور عورتوں نے کہا کہ یہ مضمون ہماری معلومات میں بہت اضافہ کا باعث ہوا ہے۔ اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ اسلام کی تعلیم اس قدر اچھی ہے بعض عورتوں نے

Extracts from the Holy Quran

جس میں سے قرآنی آیات اور احادیث پڑھ کر سنائی تھیں لیکر اس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث کہ تم سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے بہتر سلوک کرتا ہے"۔ ایک دوسری کو دکھانا شروع کی اور کہا دیکھو کیا اچھی تعلیم ہے۔ ایک نے تعدد ازدواج کے متعلق سوال کیا۔ لیکن جب اس کو بتلایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز وہ لوگ جن کی دو عورتیں تھیں اور وہ ان میں سے ایک کے ساتھ دوسری سے اچھا سلوک کرتا تھا اس طرح اٹھیگا کہ اس کی ایک طرف جھکی ہوگی۔ (مفلوج ہوگی) نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ عورتوں سے اچھا سلوک کرو

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا

جو لوگ اپنا کام خود کرتے ہیں انکو اپنی ذات پر بھروسہ اور اعتماد ہوتا ہے اور اسی اعتماد نے دنیا میں بڑے بڑے کرشمے دکھلائے ہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے ہر چھوٹے بڑے کام کے لئے دوسروں کے محتاج ہوتے ہیں۔ ان کے دل میں ایک قسم کی بزدلی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور یہ بزدلی انسانی حوصلہ اور عزم کا بالکل ستیاناس کردیتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات میں لکھا ہے۔ کہ کان یخدم نفسہ یعنی حضور اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ بکریوں کا دودھ دوہ لیتے۔ بازار سے سودا خود خرید لاتے۔ پھٹا کپڑا خود سی لیتے۔ اونٹ کو باندھ دیتے۔ چارہ ڈالتے۔ ایک سفر میں صحابہؓ نے بکری ذبح کی اور اس کے پکانے کے لئے آپس میں کام بانٹ لئے۔ آپ نے فرمایا:۔ "جنگل سے لکڑی میں لاؤں گا"۔ صحابؓ نے تامل کیا تو فرمایا۔ "میں امتیاز پسند نہیں کرتا"۔

ایک اور سفر میں آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا آپ نے خود اس کو درست کرنا چاہا ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لائیے میں ٹانک دوں۔ فرمایا۔ یہ تشخص پسندی ہے۔ جو مجھے محبوب نہیں۔

نہ صرف یہ کہ آپ اپنا کام خود کرلیتے بلکہ بسا اوقات دوسروں کا کام اپنے ہاتھ سے کردیتے خباب بن ارت ایک صحابی تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی غزوہ پر بھیجا۔ خباب کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا۔ اور عورتوں کو دودھ دوھنا نہیں آتا تھا۔ اس لئے آپ ہر روز ان کے گھر جاتے۔ اور دودھ دوہ آتے۔ حبش سے جو مہمان آئے صحابہ نے چاہا کہ وہ ان کی خدمت کریں۔ لیکن آپ نے ان کو روک دیا۔ اور فرمایا۔ انہوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے۔ اس لئے میں خود ان کی خدمت کا فرض انجام دوں گا"۔

آئمہ و بزرگان سلف کے حالات پڑھنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو قوتیں خدا تعالےٰ نے انکو عطا کئے تھے۔ ان کا پوری طرح شکر بجا لاتے تھے۔ امام ابن طاہر کے متعلق تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کہ جب وہ فن حدیث کی تحصیل کیلئے امام کی خدمت میں چلے تو لوگوں نے ان کو بتایا کہ امام موصوف بازار میں اپنے کام کیلئے خود جاتے ہیں۔ وہاں بھی ان کو تلاش کرنا۔ چنانچہ جب شہر میں وارد ہوئے تو اول تمام بازاروں میں چکر لگایا۔ آخر پھرتے پھرتے ایک عطار کی دکان پر اس ہیئیت پر دیکھا کہ دامن میں تمام ضرورت کی چیزیں بھری ہوئی تھیں۔

ابو الاسود نحوی ہر روز بازار جاتے اور سودا سلف خرید لاتے ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ اسقدر خادموں کے ہوتے ہوئے یہ محنت شاقہ ہر روز کیوں برداشت کیجاتی ہے اس ادیب بے مثل نے جواب دیا اس آنے جانے میں اتنا تو فائدہ ضرور ہے کہ جب گھر میں لوٹ کر آتا ہوں تو لڑکے بھی کہتے ہیں آگئے۔ لونڈیاں بھی کہتی ہیں آگئے۔ اگر گھر میں پاشکستہ ہوکر پڑا رہوں تو ممکن ہے بکریاں مجھ پر پیشاب بھی کردیں تو بھی کسی کو خبر نہ ہو (ابن خلکان)

حضرت امام بخاری نے شہر بخارا کے باہر ایک مہمان سرا بنوائی اور مزدوروں کے ساتھ ملکر خود کام کرتے رہے۔ ایک شاگرد نے عرض کیا۔ آپکو اس محنت کی کیا ضرورت ہے امام صاحب نے فرمایا ھذا الذی ینفعنی۔ یعنی یہی وہ چیز ہے جو مجھے فائدہ دیگی۔

الغرض اپنے ہاتھ سے کام کرنا شخصی اور قومی ترقیات کیلئے بہت ضروری ہے۔ جو لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا عار سمجھتے ہیں وہ اس دنیا کی کشمکش میں شاذونادر ہی کامیابی سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ترقی کی سکیم میں اپنے ہاتھ سے کام کرنا بھی ضروری قرار دیا ہے اور اور جماعت کو اسپر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت ہے"۔ نیز فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک کے خریداروں سے ایک دردمندانہ اور پرزور درخواست

چونکہ الفضل کو کاغذ اور دیگر سامان طباعت کی گرانی کی وجہ ان دنوں مالی مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے سلسلہ کے اس آرگن کے متعلق احباب کا فرض تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اس کی طرف دست اعانت بڑھائیں۔ مگر ہو یہ رہا ہے کہ کئی دوست اپنے بقائے بھی صاف نہیں کرتے۔ بالخصوص غیر ممالک کے خریداروں سے ہمیں سخت شکوہ ہے۔ پہلے ڈاکخانہ کے قواعد کے ماتحت وہاں وی پی نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ انہیں بذریعہ خطوط قیمت ارسال کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس کا جواب اکثر خاموشی میں دیا جاتا تھا۔ اب کہ وی پی سسٹم جاری ہو گیا ہے ہم اگلے ہفتہ مندرجہ ذیل احباب کے نام وی پی ارسال کر رہے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر وہ تکلیف اٹھا کر بھی وی پی وصول کریں گے۔ یہ خیال رہے کہ وی پی انکاری ہونے کی صورت میں دفتری قواعد کے مطابق پرچہ بند ہو جائے گا۔

بعض احباب کے ذمہ دیرینہ بقائے ہیں۔ جن کی وصولی کے لئے ان کے نام وی پی ارسال ہیں۔ اور انہیں وصول کرنا بھی ان کا اخلاقی فرض ہے۔ بعض بقائے بہت زیادہ ہیں۔ مگر وی پی تھوڑی رقم کے کئے گئے ہیں۔

بقیہ بھی سہی — مینیجر

ڈاکٹر فضل الدین صاحب یوگنڈا ۔/۲۶
۱۸۱ معراج الدین صاحب انجنیئر ڈبن عراق ۔/۱۸
۲۰۰ سیٹھ عثمان یعقوب صاحب نیروبی ۔/۱۸
۲۰۹ محمد عالم صاحب گڈز ایجنٹ ممباسہ ۔/۲۷
۲۰۳ پیر ولایت شاہ صاحب کینیا ۔/۳۶
۲۰۷ اے۔ جی۔ کلارک اسکوائرز نجبار ۔/۱۸
۲۰۷ ڈاکٹر احمد الدین صاحب ڈوڈوما ۔/۱۸
۲۱۱ ایم امین خان صاحب ۔/۱۸
۲۱۶ اے۔ ایچ سویا صاحب ماریشس ۔/۔/۹
۲۰۹ شیخ حبیب اللہ صاحب ایران گارڈ ۔/۱۸
۲۳۰ محمد رفیق صاحب آبادان ۔/۵۰ بقایا
۲۴۰ عبد الکریم صاحب لوکو شاپ ٹانگا ۔/۱۸
۲۵۱ اے۔ ایچ احمدی جنجہ ۔/۱۸
۲۵۵ اے ایچ ملک نیروبی ۔/۱۸
۲۵۹ مستری نور حسین صاحب آبادان ۔/۳۶ بقایا
۲۷۳ حسین شاہ صاحب سنگاپور ۔/۱۸
۲۷۵ مرزا افضل کریم صاحب تبورا ۔/۳۶
۲۷۶ ایس اے مالک کوتنزا ۔/۲۳ بقایا
۲۷۹ آنریری سیکرٹری انجمن احمدیہ نیروبی ۔/۴۰ بقایا
۲۸۲ عطاء الرحمن صاحب ہوسو ۔/۱۸
۲۸۵ احمد ابراہیم صاحب ۔/۱۸
۲۹۱ کے رحمت اللہ صاحب زاہدان ۔/۱۸
۲۹۳ ایم اے رشید صاحب تبورا ۔/۳۸
۲۹۵ حاجی مرزا عبد الغنی صاحب ۔/۸۰ بقایا
۲۹۹ محمد بشیر خان کینیا ۔/۱۸
۳۰۰ ولایت حسین صاحب ٹیپانگ ۔/۱۸
۳۰۲ محمد امین صاحب نکارا ۔/۱۸
۳۰۳ نذیر احمد صاحب اسلم کمپالہ ۔/۱۸
۳۰۵ سلطان اسکوائر کمپالہ ۔/۱۸
۳۰۸ مرزا فتح محمد صاحب ہینڈی ۔/۱۸
۳۰۹ کار اینڈ کمپنی کوالہ لیمپر ۔/۳ بقایا
۳۱۰ عبد الستار صاحب حیفا ۔/۱۸
۳۱۱ محمد دین صاحب Mtwara ۔/۱۸
۳۱۷ دوست محمد صاحب نیروبی ۔/۸
۳۱۸ ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب کینٹش ۔/۱۸ ۔/۲۷
۳۲۳ بشیر محمد صاحب ...

مولوی ظفر علی اور اسمبلی کی امیدواری

ہندوستان کے مجاہد اعظم مولانا ظفر علی خان صاحب مدظلہ، سلام مسنون آپ اور عزم اسمبلی دونوں متضاد چیزیں نظر آتی ہیں۔ یا تو اسمبلی لعنت نہ تھی۔ اور اگر واقعی لعنت تھی۔ تو اسے بخوشی قبول کر لینا بہت بھاری غلطی اور حماقت ہے۔ جابر اور ظالم حاکم کو اسمبلی سے باہر رہ کر بھی اعلان حق سنایا جا سکتا ہے۔ آپ کی ہر نقل و حرکت سے حکومت واقف ہو گی۔ ہے آج کل تو آپ کوئی کام اپنے گورے خداوند کی مرضی کے خلاف نہیں کرتے اس لئے اتحاد پارٹی کے بعض خان بہادروں وغیرہ کے حق میں پراپیگنڈہ کیا ہے۔ تحریک شہید گنج کو موجیدروازہ کے باہر اسی لئے دفن کر دیا گیا کہ آپ نے الیکشن جیتا مسلمانوں کی توجہ مسجد شہید گنج سے ہٹانے کے لئے شروع کیا ہے۔ کل تک آپ مسجد شہید گنج کے لئے خون کا آخری قطرہ بہانے کے دعویدار تھے۔ آج ممبری کے لئے اپنی جان پیش کر رہے ہیں پرسوں کوئی اور تحریک شروع کر دی جائے گی۔ آپ سے ڈبل مل یقین سے اسی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ واقعی کانگرس سرمایہ دار جماعت ہونے کے علاوہ ہندو مفاد کی حامی ہے۔ اور آزادی کے لئے اس وقت تک ملک کے سامنے کوئی عملی پروگرام پیش نہیں کر سکی۔ لیکن کیا آپ کے اسمبلی میں چلے جانے کے بعد کانگرس یا گورنمنٹ راہ راست پر آجائے گی۔ ہرگز نہیں۔ جو بزرگ آپ کو عزم اسمبلی پر مبارکباد دے رہے ہیں۔ وہ آپ کے بدترین دشمن ہیں اور آپ کی عزت و شہرت کو خاک میں ملانے کے درپے ہیں۔ ایک قومی سپاہی کی اس سے بڑھ کر اور کیا قدر ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خاک و خون میں لوٹ کر ایک جانباز کی طرح اپنی جان قربان کر دے۔ آزادی حاصل کرنے کے آپ نے دو مقام بتائے تھے۔ مگر اب تیسری جگہ اسمبلی کی کرسی فرما رہے ہیں حالانکہ متعدد بار اعلان کر چکے ہیں۔ کہ دنیا میں ٹھکانے دو ہی تو ہیں آزاد منش انسانوں کے یا تختہ جگہ آزادی کی یا تخت مقام آزادی کا

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت دیکھ (نوٹ) کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

317

مولانا سے دوبارہ سہ بارہ ملتمس ہوں۔ کہ اپنے فعل کو قول کے مطابق پورا کریں۔ یاد رکھیں۔ انگریز اسمبلی کے ممبروں کے سامنے نہیں جھکے گا کیونکہ اسمبلی کے ممبر انگریز کے سامنے جھکتے ہیں۔ انگریز صرف اتحاد و اتفاق اور منظم طاقت کے سامنے جھک سکتا ہے کانگرس متعدد بار حکومت کو اپنے سامنے جھکا چکی ہے۔ آپ کی فصیح و بلیغ نظمیں اور پر مغز تقریریں جلوس جلسے طرح طرح کے فتنے اور ہنگامے تحریک مسجد شہید گنج کو کامیاب نہیں بنا سکے اس لیے گفتار کی غذا کو چھوڑ کر کردار کے غازی بنو۔ اسمبلی میں جا کر آپ کوئی ایسا تیر نہیں چلا سکتے۔ جس سے ملک کو آزادی نصیب ہو جائے۔ یا کم سے کم مسلمانوں کی قومی ضروریات ہی پوری ہو جائیں۔ پھر آپ کو اسمبلی میں جانے کا شوق کیوں چرایا ہے آپ کی عظیم الشان شخصیت کے سامنے اسمبلی کیا بلا ہے۔ اسمبلی سرکار پرست انسانوں کے جمع ہونے کی ایک جگہ کا نام ہے۔ جہاں رائے عامہ کے خلاف جابرانہ قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔ اور بس۔ کیا آپ دلدادہ حریت ہونے کے دعویدار کی حیثیت سے ان قوانین کی ساخت میں ہاتھ بٹانا گوارا کریں گے۔؟ اگر آپ اس انتباہ کے باوجود بھی الیکشن میں مصروف رہے۔ تو پنجاب کے مسلمانوں کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ مسجد شہید گنج اور مزار شاہ کاکو شاہ کی واگذاری کے لئے آپ اور آپ کی الیکشنی جماعت کو نظر انداز کر کے متفقہ طور پر کوئی عملی قدم اٹھائیں۔

(آپ کا ایک رفیق کار عنایت محمد پسروری) (ریاست)

قابل توجہ موصیان حصہ آمد

مجلس مشاورت ماہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مخلص دوستوں اور ممبران مجلس مشاورت کو خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ کہ سلسلہ کی مالی تنگی کو مد نظر رکھ کر موصیان حصہ آمد اپنی اپنی وصایا میں اضافہ کریں۔ اور غیر موصی صاحبان چندہ عام میں اضافہ کریں۔ یہ اضافے تین سال تک جاری رہیں گے۔ اس کے بعد اپنی پہلی شرح پر واپس آنے کا اختیار ہوگا۔ گو یہ قربانی اختیاری ہے۔ مگر اس کا ثواب بہت ہے۔ اس وقت تک بہت سے مخلص دوستوں نے اپنی وصایا میں اضافہ کیا ہے۔ مگر ابھی تک بعض مخلص دوستوں نے اضافہ نہیں کیا۔ مجھے امید ہے۔ کہ جب یہ اعلان ان کے سامنے آئے گا۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بہت جلد اپنی وصایا میں اضافہ کر کے ثواب حاصل کریں گے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اس اعلان کو ہر موصی تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں۔ اور مساجد احمدیہ میں یہ اعلان سنا دیا جائے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رجسٹرڈ)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ۔ کیں غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ۔ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گل یہ چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامۃ کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب یہ دواخانہ عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔

آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ (محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ شروع حمل سے آخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔ نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

"اسلام" کا دور جدید

ہندی کا واحد تبلیغی رسالہ "اسلام" (مجاریہ انجمن تبلیغ اسلام کانپور) بحمد اللہ اب ہندی اردو ہفتہ وار اخبار کر دیا گیا ہے اور انجمن مذکور کے علاوہ اب اسے جمیعۃ تبلیغ الاسلام صوبجات متحدہ و جمیعۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر نے اپنی سرپرستی و نگرانی میں لے لیا ہے۔ تاکہ یہ مفید ترین تبلیغی پرچہ بہتر سے بہتر حیثیت سے یک وقت پابندی کیساتھ شائع ہو۔ مہینہ کے چار نمبروں میں تین نمبر اردو میں شائع ہوں گے اور ایک نمبر ہندی میں شائع ہوگا۔ اردو رائل سائز کے کم از کم ۸ صفحات پر ہوگا اور ہندی ایڈیشن صوری و معنوی طور پر ہو بہو رسالہ اسلام (۲۰ × ۳۰ / ۸ کے کم از کم ۳۶ صفحات پر شائع) ہوگا۔ چندہ سالانہ ؏، نمونہ کا پرچہ مفت

نوٹ:۔ (۱) اردو یا ہندی ایڈیشن کی خریداری جداگانہ طور بھی ہو سکتی ہے۔ ہر ایک کا علیحدہ چندہ ۱۰؍ سالانہ ہے۔
(۲) ہندی نمبر غیر مسلموں یا اچھوتوں کے لئے منگوانے یا ان کے نام جاری کرانے میں فی پرچہ سالانہ چندہ ۱۲؍ ہوگا۔
(۳) ہندی ایڈیشن ہر ایک ہندو یا اچھوت لائبریری یا مذہبی اداروں کے نام طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔
(۴) ترسیل زر و خط و کتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے +

مینجر "اسلام" کانپور

اعلان نکاح میرے بیٹے عطاء اللہ کا نکاح ام کلثوم بنت میاں فضل کریم صاحب گجرات سے بابو شاہ محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ وزیر آباد نے ۱۲ اپریل مسجد محمود میں بعوض مبلغ صرف تین صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بابرکت بناوے۔ خاکسار:۔ محمد عبد اللہ حال وزیر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پشاور ۳۱ مئی۔ پشاور کے ایک محلہ میں ۲۹ اور ۳۰ مئی کی درمیانی شب ایک عمارت کو اچانک آگ لگ گئی۔ اہل خانہ نے شب خوابی کے لباس میں ہی بھاگ کر جانیں بچائیں۔ پانچ عمارتیں بالکل تباہ ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ ۶۰ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔ آگ کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

بنوں ۳۱ مئی۔ ارسل کوٹ کے غار میں سے جہاں فقیر اپی رہا کرتا تھا کاغذات کا ایک پلندہ دستیاب ہوا ہے۔ ان کاغذات پر جس زبان میں تحریر لکھی ہوئی ہے۔ وہ پڑھی نہیں جا سکتی۔ اس لئے یہ کاغذات ماہرین السنہ کے سپرد کر دئیے گئے ہیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قبیلہ توری خیل اب جنگ سے بیزار ہو گیا ہے اور گورنمنٹ سے صلح کرنا چاہتا ہے۔ گورنمنٹ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کے علاقہ میں پمفلٹ پھینکے ہیں جن میں ان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ جرگہ منعقد کریں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے موجودہ جنگی اقدامات سے دست کش ہونے کی پہلی شرط یہ ہوگی۔ کہ فقیر اپی کو غیر مشروط طور پر گورنمنٹ کے حوالے کر دیا جائے۔

شملہ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب عنقریب اس کمیٹی کے ارکان کا اعلان کرنے والی ہے۔ جو آمدنی بڑھانے کے ذرائع اور اخراجات کی تخفیف کے وسائل دریافت کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ اس وقت تک رائے بہادر ہند امرن ایم ایل اے۔ خان بہادر مشتاق احمد گورمانی سردار اجل سنگھ۔ خان صاحب چوہدری ریاست علی۔ پروفیسر محمد اختر پروفیسر برج نرائن۔ چوہدری سورج منتخب ہو چکے ہیں۔ کمیٹی کے صدر مسٹر منوہر لال وزیر فنانس ہونگے۔

ویلنشیا ۳۱ مئی۔ ہسپانوی خانہ جنگی نہایت خطرناک صورت حالات اختیار کر رہی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اطالوی۔ جرمنی۔ اور آئرش فسطائیوں کے بعد اب ہزاروں کی تعداد میں جاپانی فسطائی بھی باغیوں کی طرف سے حکومت کے خلاف مصروف پیکار ہو گئے ہیں۔ بسکے میں بین الاقوامی باغی فوج کے قائدین اور جاپانی جرنیل اور متعدد جاپانی افسر سرکاری فوجوں نے گرفتار کر لئے ہیں۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ آج بمبئی میں ہندو مسلم فساد کی آگ بھڑک اٹھی جس میں تین اشخاص ہلاک اور ایک سو زخمی ہوئے۔ پولیس کو ایک بازار میں گولی چلانا پڑی۔ جس سے ایک مسلمان ہلاک ہو گیا۔ رات کے دس بجے حملے بہت بڑھ گئے۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں اشخاص زخمی ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ علاقہ کامٹی پورہ میں ہندوؤں کی ایک بارات نے باجہ بجاتے ہوئے مسجد کے سامنے سے گذرنے کی کوشش کی ایک مسلمان لڑکے نے باجہ بند کر دینے کو کہا۔ بارات ابھی تھوڑی ہی آگے گئی تھی۔ کہ باراتیوں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ پولیس فوراً موقع پر پہنچ گئی اور ہجوم کو منتشر کر دیا اس کے بعد اسی علاقہ میں اکا دکا حملے کئے گئے۔

کراچی ۳۱ مئی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ امپیریل ایئرویز کے ایک ہوائی جہاز کو جو آج دوپہر کو مصر سے یہاں پہنچا۔ ڈرگ روڈ کے ہوائی مستقر میں آگ لگ گئی اور وہ تباہ ہو گیا۔ حادثے کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے۔ حادثے سے پیشتر مسافر اور ہوائی ڈاک کے تھیلے جہاز سے اتار لئے گئے تھے۔

انگورہ ۳۱ مئی۔ سفیر فرانس متعینہ انگورہ نے وزیر اعظم ترکیہ سے ملاقات کی۔ اور سرحدات شام و ترکی کی تعیین کے متعلق اپنی تجاویز پیش کر دیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ دونوں حکومتوں میں اتحاد کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ آج کلکتہ کی ایک جیوٹ مل کے ۶ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ جس کی وجہ سے کارخانہ بند ہو گیا ہے۔ ہڑتال کی وجہ اجرتوں میں اضافہ کا مطالبہ ہے۔

شملہ ۳۱ مئی۔ ایک کمیونک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رزمک برگیڈ نے رزمک کے علاقہ میں پیش قدمی جاری رکھی۔ ابتدا میں کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ مگر سہ پہر کو فائر کئے گئے جنوبی وزیرستان میں سنکائی کے مقام پر جو جنڈولہ سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سکاؤٹوں اور وزیریوں کے درمیان زبردست جھڑپ ہوئی مقابلہ کی تاب نہ لا کر وزیری مشرق کی طرف بھاگ گئے۔

امرتسر ۳۱ مئی۔ خالصہ کالج کے طلبا کی ہڑتال کا آج ہفتہ رواں دن تھا۔ گفتگوئے مصالحت کی ناکامی کے بعد ہڑتالی طلبا نے خالصہ کالج کے دروازوں پر پکٹنگ کیا۔ دو درجن کے قریب عورتوں نے بھی اس میں حصہ لیا۔ آٹھ طلبا کا ایک جتھہ کالج کے اندر جانا چاہتا تھا۔ انہیں پرنسپل نے گرفتار کر لیا۔ پولیس کی بھاری جمعیت کالج میں پہنچ چکی تھی۔ گرفتاریوں کی وجہ سے ایک ہیجان برپا ہو گیا۔ پرنسپل نے طلبا کو چھوڑ دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کالج کے منتظمین کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ کالج کے باہر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے۔ تاکہ طلبا پکٹنگ نہ کر سکیں۔

روما ۳۱ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مارشل گریزیانی حبشہ کے وائسرائے مستعفی ہو جائیں گے۔ کیونکہ گذشتہ حادثہ بم میں زخمی ہو جانے کے باعث ان کی صحت بالکل تباہ ہو گئی ہے۔ ایک اور اطلاع ہے کہ گریزیانی اور مسولینی میں سخت اختلافات رونما ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے استعفیٰ داخل کر دیا ہے۔

نیویارک ۳۱ مئی۔ کینیڈا میں حکومت نے ایسی ہڑتال جس میں مزدور کارخانوں میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے ہیں۔ خلاف قانون قرار دیدی ہے اس وقت کینیڈا میں ۱۰ ہزار مزدور ایسی ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جرمنی نے کھلم کھلا سپین پر بمباری شروع کر دی ہے۔ جس سے صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے جنیوا کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ وہاں اعلان کیا گیا ہے کہ ہسپانیہ کے شہر المیریا پر دو جرمن ہوائی جہازوں نے بمباری کی جس سے ۲۱ آدمی ہلاک ہوئے۔ برلن سے بھی اس واقعہ کی تصدیق ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کا یہ اقدام جرمن جنگی جہاز پر بمباری کی وجہ سے منتقمانہ روح کے ماتحت عمل میں آیا ہے۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ اس ہفتہ ملک کے کئی حصوں میں ہوائی جہازوں کے حادثات کے نتیجہ میں ۱۷ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔ اس اتلاف جان کی وجہ سے اس ہفتہ کو ملک کی فضائی تاریخ میں بدترین قرار دیا جا رہا ہے

پیرس ۳۱ مئی۔ حلب میں ترکوں کے حق میں زبردست پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ ۲۹ مئی کی شام کو مظاہرین نے سرکاری عمارات کے سامنے مظاہرہ کیا۔ اور خشت باری کی مظاہرین میں سے ۱۲ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے بعض لوگوں کے مکانات پر چھاپے مار کر بعض خفیہ دستاویزات بھی برآمد کی ہیں۔

بمبئی ۳۱ مئی۔ گذشتہ شب ڈاکٹر امبیدکار نے ۱۵۰۰ کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا میری جمعیت ہرگز کانگرس میں شامل نہ ہوگی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی وہ کانگرس کی مخالفت بھی نہیں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی